اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۸ — مطبوعہ ۱۰ جولائی ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے - [illegible]

اضلاع بیرونجات سے معہ محصولڈاک - [illegible]

دو کاپی سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی - [illegible]

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ✤

ایڈیٹوریل

"باپ مجھے اس لئے پیار کرتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ میں اُسے پھر لوں" یوحنا ۱۰-۱۷- فی الحقیقت کسی معمولی آدمی کے مُنہہ سے ایسی باتیں سننے والوں کو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ متکلم یا تو بیہوشی ہے یا دیدہ و دانستہ جھوٹا دعوی کرتا یا فریب خوردہ شخص ہے اسکی کیوں نسنتے ہو - یہودیوں نے کبھی دیکھا نہ سُنا تھا کہ کوئی شخص ایسا ہوا یا ہو سکتا ہے جو اپنی جان کے دینے اور پھر لینے پر قادر ہو - شاید جہالت سے کوئی کہہ اُٹھے کہ مجھکو اپنی جان دینے کا اختیار ہے مگر وہ کبھی ایسی بیہودہ بات نہ نکالیگا - کہ مجھکو اُسکے پھر لینے کا اختیار ہے - بہتوں نے انا الحق کہا اور مارے گئے مگر اُنکے پھر جی اُٹھنے کا کیا ثبوت ہے - فی زمانا بہت لوگ پائے جاتے ہیں جو کہتے ہیں ہم خدا ہیں - ایسے لوگ بہ نسبت اُنکے جو کہتے ہیں کوئی خدا نہیں زیادہ تر خطرناک ہیں - بھاری سے بھاری دعوی کرنا انسان کے لئے سہل ہے مگر اُسکو ثابت کر دکھانا مشکل کام ہے - اگر دعوی ثابت نہ ہو ہم مدعی کو بیشک دیوانہ یا عمداً جھوٹا یا فریب خوردہ جانینگے - اگر ہم اناجیل کو بغور پڑھیں تو اُنمیں بکثرت مسیح کے ایسے اقوال پاتے ہیں جنسے ایسا خیال پیدا ہو سکتا ہے - پس کیا ہم اُسکو جیسا اُسوقت کے بعض یہودیوں نے کہا ایک سڑی آدمی سمجھیں جسکی باتیں سُننے اور ماننے کے قابل نہیں؟ یا ہم یہہ کہنے کی جُرأت کر سکتے ہیں کہ وہ قصداً جھوٹ بولنے والا شخص تھا جیسا بعض منکر و بیدین لوگوں نے کہا ہے یا کہ اُسکو ایک فریب خوردہ سمجھیں جو دینی حرارت میں مجذوبانہ بڑھا نکتا ہے؟ ہرگز نہیں کیا ہم اُن یہودیوں کے برابر بھی عقل نہیں رکھتے جنہوں نے اُسوقت اپنے ہمقوموں سے کہا "یہ باتیں اُسکی نہیں جو دیوانہ ہو" اگر ہم اُسکی پاکیزہ تعلیموں اور اُسکے بے عیب چال چلن پر غور کریں تو ہرگز نہ کہہ سکینگے کہ وہ جھوٹا یا فریب خوردہ تھا پس وہ کیا تھا اور اُسکی باتیں کیسی تھیں؟ بیشک وہ مرد خدا تھا اور اُسکی ساری باتیں سننے و عمل کرنے کے لایق ہیں - جب کوئی کفارہ یا قربانی ہم کو الہی غضب سے نہ بچا سکتے تھے ہماری محبت کے جوش میں اُسنے فرمایا "دیکھ میں آتا ہوں" "وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اُٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے حق میں مر کے راستبازی میں جئیں اُن کوڑوں کے سبب سے جو اُسپر پڑے (ہم) تم چنگے ہوئے کیونکہ (ہم) تم بھٹکی ہوئی بھیڑوں کی مانند تھے پر اب اپنی جانوں کے گڈریے اور نگہبان پاس پھر آئے ہو" ۱ پطرس ۲-۲۴ و ۲۵ ✤

خیرخواہ کشمیر لکھتا ہے کہ "پادری لوگ ہندوستانیوں کو عیسائی بنانے کے لئے آتے ہیں لیکن

انکو خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوتی بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ الٹا ہندوستان ہی ان پادریوں کو ہندو بنانے لگا ہی۔ انگلستان کے مشہور پادری ہیگن صاحب پوچھتے ہیں کہ باوجود ہماری اسقدر تعلیم دہی کے ہندوستان میں مذہب عیسوی کیوں ترقی نہیں کرتا۔ اسپر جواب دیا گیا ہی کہ جبتک پادری صاحبان بنگلوں میں رہنا ترک نہ کرینگے۔ شراب اور گوشت سے پرہیز نہ کرینگے اور سادھوؤں کیطرح روپیہ پیسہ سے گریز نہ کرینگے تب تک ہندو لوگ ہرگز عیسائی نہ ہونگے۔" پھر آپ فرماتے ہیں کہ "جو جو پادری روپیہ پیسہ گوشت خوری شراب نوشی وغیرہ وغیرہ لذائذ نفسانی کو چھوڑ دیگا وہ پھر ہندوؤں کو عیسائی بنانیکی کوشش ہرگز نہ کریگا۔ کیونکہ ہندوؤں کو انکے مذہب نے یہہ بھی تعلیم دی ہی کہ وہ ان عیبوں سے بچیں اور جو پادری ان عیوب سے بچیگا وہ خود ایک روحانی ہندو گنا جائیگا۔" ہم افسوس کے ساتھ اپنے معصر کو جتاتے ہیں کہ حقایق سے چشم پوشی کرنا اسیکا نام ہی۔ کیوں صاحب پادریوں کو ہندوستان میں کامیابی نہیں ہوتی ہی؟ اگر آپ اگلے اُن اولی العزم اور دیندار پادری صاحبان کی تواریخ سے آگاہ ہوتے جنہوں نے بت پرست ہند میں اوّل قدم رکھا۔ اور سرکار کمپنی تک نے بھی اُنکو اپنے علاقہ میں انجیلی خدمت کی اجازت نہ دی مگر اس ملک میں ہزاروں ہزار صعوبتوں کو برداشت کرکے نجات کی خوشخبری سُنائی اور اُمید میں تھے کہ کاش ہم ایک ہندوستانی کو عیسائی ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور آج کی مسیحی ترقی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرماتے تو آپ ایسا کہنے پر جرأت نہ کرتے کہ کامیابی نہیں ہوئی بیشک جیسا چاہیے اُسقدر کامیابی نہیں ہی تو بھی بہت ہی۔ جیسا آپ خوش فہمی سے سمجھتے پادری صاحبان کا بنگلہ کا رہنا گوشت خواری و مینوشی یا روپیہ پیسے کو ہاتھ لگانا اہل ہند کو مسیحی ہونے سے نہیں روکتا مگر گناہ جسکی جڑ بُت پرستی و کعبہ پرستی اور خود پرستی ہی۔ شاید آپکی سمجھ میں عیسائی مذہب ابتک نہیں آیا۔ یہہ کھانے پینے کا مذہب نہیں ہی اور نہ تارک الدنیا ہونیکی تعلیم دیتا ہی آپ کہاں کے جھگڑے میں ابتک پھنسے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب یہہ عجیب زمانہ ہی ایک مسلمان گاؤکُشی کے خلاف ہی اور ایک برہمن اُسکو جائز ٹھہراتا ہی۔ ایک سنگ پرستی کو گناہ اور دوسرا اسکو ثواب جانتا ہی۔ صاحب آپ پادریوں کو ہندو بنانے سے پہلے آریوں کو تو ہندو بنالو وے تو گوشت خور اور مینوش نہیں ہیں البتہ اُنہوں نے سنگ پرستی کو ترک کردیا ہی تو بھی وے اپنے کو ہندو کہلانا نہایت معیوب سمجھتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ آپ کی "وغیرہ وغیرہ لذائذ نفسانی" کو ترک کرنے سے کیا مراد ہی۔ افسوس ہی کہ آپ اخبار نویس ہوکر اس اعلیٰ اور روشن زمانہ میں ایسے پرانے خیالات ظاہر کرتے ہیں آپ نے ابھی تک شاید نہیں دیکھا کہ بعض مسیحی گوشت اور شراب سے پرہیز رکھتے تو بھی مسیح مصلوب کو صرف اپنا نجات دہندہ مانتے اور تینتیس کروڑ دیوی دیوتاؤں کی پرستش نہیں کرتے اور مسیحی نام پر فخر اور خوشی کرتے ہیں۔ بزرگ ڈاکٹر سی۔ ایس والنٹین صاحب کا قول ہی کہ انسان اُن سب مخلوقات کی چیزوں سے جو خدا نے اُسکے استعمال کے لئے موجود کیں فایدہ حاصل کرسکتا ہی تاہم بغیر گناہ کے۔ یہہ آپ کی خوش فہمی ہی کہ "جو پادری گوشت خوری و مینوشی وغیرہ لذائذ نفسانی کو چھوڑ دیگا وہ ہندوؤں کو عیسائی بنانیکی کوشش ہرگز نہ کریگا۔" کیا وہ یہہ جانیگا کہ یہہ ہی باتیں فقط عیسائی ہونے کے لئے لازمی و ضروری نہیں؟ ہرگز نہیں۔ یہہ عجیب خیال ہی۔ کاش کہ آپ اپنی گناہ آلودہ حالت اور مسیح مصلوب کے کفارہ کی ماہیت سے آگاہ ہوتے تو ایسی فضول باتوں میں نہ اُلجھتے ٭

ویدک وجے پترا جمیر نمبر ۱۲ میں لکھا

ہی کہ "احمد آباد میں مکتی فوج نے ایک سال کے درمیان قریب ایک ہزار آدمی عیسائی کرلئے۔ اے ہندو بھائیو چیتو ورنہ بہت ہی جلد تمہارا نام و نشان معدوم ہو جائیگا آریہ سماجوں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہیے۔" آپ جانتے ہیں کہ ہندو نام جلد معدوم ہو کیونکہ اس لفظ کے معنی آپکی سمجھ میں نہایت بُرے ہیں اور سب آریہ کہلائیں مگر آپ نے سُنا ہوگا کہ اعراد تہ اللہ غالبًا علی امادتکم خواہ آپ ہندوؤں کو جتائیں یا آریہ سماجوں کو اسطرف متوجہ کریں مسیحی دین کی ترقی کو روک نہیں سکتے گملئیل ایک بزرگ یہودی کا قول جو اُسنے اٹھارہ سو برس گذرے کہا کیسا صادق ٹھہرتا ہی کہ "اگر یہہ تدبیر یا کام انسان سے ہی تو ضایع ہو گا پر اگر خدا سے ہی تو تم اُسے ضایع نہیں کرسکتے ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے لڑنیوالے ٹھہرو۔ اعمال ۵ باب"

کتب معتبرہ سے خلاصتہ المصائب میں لکھا

ہی کہ ایک عورت فاحشہ مدینہ میں رہتی تھی۔ اُسکے ہمسایہ میں چند مومن ایک مرد دیندار کے گھر مجلس عزا میں جمع ہوکر مرثیہ پڑھتے اور حال غریبی حسین پر روتے تھے خادم صاحب خانہ عزاداروں کے لئے کھانا طیار کرکے آپ بھی رونے میں مشغول ہوا۔ ناگاہ وہ زن فاحشہ آگ لینے کو اُس مکان میں آئی اور آگ کو افسردہ پاکے پھونکنے اور درست کرنے لگی یہانتک کہ آنسو اُسکی آنکھوں سے نکل آئے۔ جب آگ بقدر حاجت روشن ہوگئی تو لیکر اپنے گھر چلی گئی۔ دوپہر کو حسب معمول اسکی آنکھ لگ گئی تو دیکھا کہ قیامت قایم ہوئی ہی اور زنجیر آتشیں اُسکے گلے میں ڈالکر فرشتے اُسے سوے جہنم کھینچے لئے جاتے ہیں اور کہتے ہیں اے زانیہ خداوند عالم تجھپر غضبناک ہوا ہی اور یہہ حکم کیا ہی کہ بے نہیں سے جاکے تجھے قعر جہنم میں ڈالدیں۔ جو نہیں فرشتے چاہتے تھے کہ اُسے جہنم میں ڈالدیں۔ ناگاہ

ایک شخص تشریف لائے اور فرشتوں کو پکارے چھوڑدو اسکو ہرگز جہنّم میں نہ ڈالنا کیوں اسے ایذا دیتے ہو۔ ملائکہ نے عرض کی ہمیں خدا کا حکم ہوا ہی کہ اسے جہنم میں ڈالدیں اور آپ اسکو بچاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا ہاں میں کیونکر اسے نہ بچاؤں۔ یہہ داخل ہوئی ایک گروہ پر جو میرے حال پر روتے تھے۔ اسنے انکے طعام کیلئے کیسی مشقت اُٹھائی کہ اسکے ہاتھ جل گئے اور اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آئے پھر میں اسکو کیونکر جہنّم میں جلتے دیکھوں یہہ سُنتے ہی فرشتے اُس سے جدا ہوئے۔ اور عرض کی۔ بسروچشم آپ کا فرمان بجالائینگے۔ ای پسر ساقی کوثر۔ پس وہ عورت روتی ہوئی اُٹھی اور مجلس عزا میں جاکے سب حال بیان کیا اور اپنے افعال بد سے توبہ کی۔ ہم اسکا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں کیا یوں نجات ہوسکتی اور ایسی باتوں سے خدا متعالی کا جلال و قدوسیت و عدالت برقرار رہ سکتے ہیں؟ ہمارے مسلمان بھائی خصوصاً شیعہ لوگ کیسی بے بنیاد روایتوں پر بھولے ہوئے ہیں کاش وے اُس سچے نجات دہندہ کیطرف متوجہ ہوں جسکے حق میں یحییٰ نے شہادت دی کہ "دیکھو خدا کا برہ جو دنیا کا گناہ اُٹھائے جاتا ہی" +

ہم اپنے معزز نامہ نگاروں کو مطمئن اور مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ انکے مضامین مرسلہ جو براد اندراج نورافشاں ہمارے پاس آتے ہیں بعلیم باسکٹ میں نہیں ڈالدیئے جاتے یا جیسا بعض صاحبوں نے خیال کیا ہی طاق نسیان میں نہیں رکھ دیئے جاتے ہیں لیکن نمبر وار اور حسب موقع درج کئے جانے کے لئے محفوظ رہتے ہیں البتہ جو مضمون قابل پسند نہو درج نہیں کرتے لیکن واپس بھی نہیں کرتے ہیں۔ گو کہ اخبار ڈیوڑھا ہوگیا ہی مگر ہم فخر کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے لائق و فائق نامہ نگاران کیطرف سے بڑا ذخیرہ عمدہ مضامین کا ہمارے پاس فراہم رہتا ہی اور سب کے مضامین ایک ہی بار ایک دو پرچوں میں نہیں درج کرسکتے۔ اگرچہ کچھہ توقف سے ہوں مگر پسندیدہ مضامین درج ضرور کئے جائینگے +

بعض ناظرین بطلب اُن کتابوں کے جو مطبع ہذا میں طبع ہوتی ہیں خطوط و پوسٹ کارڈ ہمارے پاس بھیجتے ہیں جنکا جواب بوجہہ نہ بھیجنے جواب طلب اشٹامپ کے نہیں دے سکتے اور اطلاع دیتے ہیں کہ مطبع ہذا میں کوئی کتاب نہیں بکتی پنجاب سوسیٹی کے لئے کتابیں چھاپی جاتی ہیں جو صاحب خریدنا چاہیں سوسیٹی مذکور کے کتب خانہ واقع لاہور سے منگا سکتے ہیں +

ایک محمدی صاحب نے جو اپنے کو متلاشی نجات بتلاتے ہیں بذریعہ تحریر اپنی فکرمندی نسبت اختلاف ترجمہ ہائے بیبل ہم سے یوں ظاہر کی ہی "جناب من میں بیشک نجات کا طالب ہوں اور گنہگار ہوں مگر میرے پاس بہت قسم کے نسخے بیبل کے ہیں اور انمیں مضامین کا بہت اختلاف ہی پس جبتک کہ یہہ ثابت نہو کہ کس نسخہ بیبل سے نجات کو طلب کروں ہر ایک نسخہ میں نجات کا طریقہ مختلف ہی وغیرہ وغیرہ" ہم متلاشی صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہر ایک نسخہ میں جو نجات کا طریقہ مختلف بتلاتے اُن مختلف طریقہ ہائے نجات میں سے دو چار طریقہ پیش کریں تب انکے اختلافات کی نسبت کچھہ جواب دیا جاسکتا ہی۔ ترجموں میں لفظی اختلاف تو ضرور ہوتا ہی مگر طریق نجات سب میں ایک ہی سب ترجمے خداوند یسوع مسیح کو گنہگاروں کا بچانیوالا اور شفیع اور اسکی صلیبی موت کو کفارہ گناہ بتلاتے اور اسپر ایمان لانے کی ہدایت کرتے ہیں۔ ہمارے پاس بیبل کے کئی ترجمے مختلف زبانوں میں موجود ہیں اور انمیں ایسا ہی اختلاف ہی جیسا ترجموں میں ہوا کرتا ہی مگر طریق نجات سب میں ایک ہی اگر متلاشی صاحب طریق نجات کا اختلاف ترجموں میں پیش کرینگے تو انکو تسلی بخش جواب لکھنے میں کوتاہی نہکی جائیگی +

بڑے تعجب کی بات ہی کہ خیرخواہ کشمیر بت پرستی کی حقیت کے لئے اسکی قدامت کو ایک دلیل ٹھہراتا ہی اور نہیں جانتا کہ بوجہہ قدیم سے جاری رہنے کے کوئی گناہ اور بدی کا کام جایز اور حق پسند نہیں ٹھہر سکتا۔ خون کرنا قابیل اور ہابیل کے وقت سے تواریخ دنیا میں موجود ہی تو کیا اسکے اسقدر قدیم ہونے کے باعث خون کرنا جایز ٹھہریگا؟ معصر بت پرست نے بت پرستی کی قدامت ثابت کرنیکو ابراہیم خلیل اللہ کے والدین کا حوالہ دیا مگر جہاں سے اُسنے یہہ خبر پائی کہ ابراہیم کا باپ بت پرست تھا وہاں اس بات پر غور نہیں کیا کہ ابراہیم کو خدا نے کیوں حکم دیا کہ "تو اپنے ملک اور اپنے قرابتیوں کے درمیان سے اپنے باپ کے گھر سے اُس ملک میں جو میں تجھے دکھاؤنگا نکل چل"؟ صرف اسلئے کہ خداوند اسکے بت پرست لوگوں میں شامل رہنے کو پسند نہ کرتا تھا اور اسنے الگ کرکے ابراہیم کے صلب سے ایک خدا پرست قوم دنیا میں قایم کرنا چاہتا تھا۔ صرف مطلب کی بات کسی کتاب سے نکالنا اور اسکے نتیجہ کو فروگذاشت کردینا دیانت کی بات نہیں ہی مگر کیا کریں بیچارے سنگ پرستی کرتے کرتے بہانتک سُن ہوگئے ہیں کہ حمایت بیجا میں خدا ترسی و دیانتداری سے مطلق ناآشنا ہوگئے ہیں اور ابراہیم کے موافق خدا پرست ہونیکے لئے بت پرستوں کے درمیان سے نکلنا پسند نہیں کرتے +

غور طلب

یسوع نے اُس سے کہا قیامت اور زندگی میں ہی ہوں جو مجھہ پر ایمان لاوے اگرچہ وہ مرگیا ہو تو بھی جئیگا +

مراسلات

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

ان دنوں ۲۸ صفحہ کا ایک رسالہ انجمن حمایت اسلام امرتسر کی طرف سے شایع ہوا ہے۔ شاید آپکی نظر سے نہیں گذرا۔ ورنہ ضرور اسکی نسبت کچھ تحریر کیا ہوتا۔ اس رسالہ کا نام ٹھیک ہمارے ہیڈنگ کے مطابق ہے۔ جیسا کہ کرنل الکاٹ کی تقریر جسکی دھجیاں پادری ٹھاکرداس صاحب اُڑا رہے ہیں۔ محمدیوں کے واسطے ایک سہارا ہوا۔ ویسے یہہ رسالہ ہے۔ یہہ ایک لکچر کا انگریزی سے ترجمہ ہے۔ یہہ وہ لکچر ہے۔ جو ڈاکٹر لیٹنر صاحب نے دین محمدی پر دیا۔ انجمن حمایت اسلام امرتسر نے بڑے فخر کے ساتھ لکچر صاحب کو تمام خطابات والقاب دیگر لکچر کو چھپوایا ہے۔ اب جس حال کہ محمدیوں کے پاس کچھ باقی نہیں رہا۔ تمام ہتھیار بیکار ہو گئے۔ تو اب غیر اقوام کے لامذہبوں کی حمایت سے اسلام کو سنبھال رہے ہیں۔ خیر مرتا کیا نہ کرتا۔ اِنکے حامیوں کے ہتھیار بھی دیکھ لیں۔ ہم انکا جواب دینے کو تو نہیں بیٹھے صرف انکا موازنہ کر لیتا ہے۔ جواب دینے کو اَور بزرگ بہت ہیں۔ ہمیں تو فرصت بھی نہیں۔ مگر ان محمدیوں کے جو چلے بھی دیکھے نہیں جاتے ✤

صفحہ ۳ پر انجمن مذکور کے سکرٹری صاحب کا دیباچہ ہے۔ اُس سے ہمیں کچھ سروکار نہیں۔ مگر اس دیباچہ کا ہیڈنگ عجیب ہے۔ لکھا ہے کہ "اصول و مسایل اسلام ایک عیسائی فاضل کی شہادت" کیا ایک فاضل عیسائی اپنی زبان و قلم سے ایسے ایسے الفاظ زبان سے نکال سکتا ہے جیسے آگے آپ کو دکھاؤنگا۔ کیا عیسائی ہونے کے واسطے یورپ کی پیدائیش کافی ہے؟ نہیں لائٹنر صاحب جہانتک ہمارا خیال ہے۔ وہ ایک لامذہب آدمی ہیں۔ بیشک عالم و فاضل ہیں۔ لیکن علم کسی کو عیسائی نہیں بناتا۔ غرض کہ عیسائی فاضل کہنے کا دعوےٰ ہی غلط ہے پھر اس دیباچہ میں ۳ دفعہ پادری ایزک ٹیلر صاحب کے لکچر کا حوالہ دیا ہے۔ یہہ وہ لکچر ہے جسکی تردید انہیں کالموں میں ہو چکی ہے۔ دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۸ء اگر ضرورت ہو تو دوبارہ اُسکو شایع کر سکتے ہیں اور انگریزی اخباروں نے تو ٹیلر صاحب کے لکچر کا وہ خاکہ اُڑایا ہے۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ اور آپ ابھی تک اُسکی ٹانگ پکڑے جاتے ہیں۔ محمدی بھائیو اس طرح اسلام کبتک قایم رہیگا۔ یہہ تنکے کبتک آپ کو سہارا دینگے ✤

صفحہ ۶ سے لکچر شروع ہوتا ہے۔ ایک ایک بات کو دیکھنے کے واسطے تو بہت ہی وقت چاہئے۔ اور یہہ مشکل ہے۔ اس لئے لکچر کے بعض فقروں کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس اندازہ کے ہیں ✤

صفحہ ۶ سطر ۱۰ "سر ولیم میور نے اس مذہب پر بحث کرنے میں بڑی بھاری غلطیاں کی ہیں" ✤

اِس فقرہ سے کچھ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ یہہ ایک مہمل فقرہ ہے۔ جو ڈاکٹر لائٹنر جیسے عالم کی شان سے ظاہر کرتا ہے مناسب تو یوں تھا کہ اُن بھاری غلطیوں کا بیان کیا جاتا بیان ایک کا بھی نہیں ہے نیز واضح ہو کہ آج تک سر ولیم میور کی باتوں کو (جنکو آپ غلطیاں کہتے ہیں) کوئی رد نہیں کر سکا۔ آپکا یہہ کہنا ہی فضول اور دھوکا ہے ✤

صفحہ ۸ (دین محمدی) "خدا کی طرف سے ملہم اور وحی کیا ہوا دین تھا" دِگر وحی اور الہام بھی کوئی شے ہے ✤

لیجئے یہہ اُس شخص کی رائے ہے۔ جس کو آپ عیسائی فاضل کہتے ہیں۔ جو وحی اور الہام کا بھی منکر ہے۔ کیا ایک سچا عیسائی اپنی زبان سے ایسا مشکوک فقرہ نکال سکتا ہے۔ پس عیسائیت معلوم ہوئی۔ ایسا شخص کسی دین کی نسبت جس کو الہامی کہا جاتا ہو کیا رائے دیسکتا ہے محمدی بھائیو یہہ تنکے آپ کو غرق کرنے والے ہیں۔ ایسوں پر آپ فخر کرتے ہیں۔ پچھلے صفحہ پر لکچر صاحب کہہ چکے ہیں۔ کہ "دین محمدی پیغمبر محمد صاحب کا دین نہیں ہے۔ اِس لئے کہ وہ تو اِس بات کے مقر تھے کہ ہمارے سلف یہودی اور عیسائیوں کے دین کی تعلیم کرتے ہیں" اور یہاں کہتے ہیں کہ یہہ دین ملہم اور وحی کیا ہوا تھا۔ کیا خوب۔ جب محمد صاحب یہودیت اور عیسائیت کے واعظ تھے تو پھر وحی اور الہام کی کیا ضرورت تھی انکی اپنی ہی بات سے انکا دعوےٰ مردود ہوتا ہے ✤

صفحہ ۸ سطر ۱۵ اِس لئے انکا (محمد صاحب کا) مذہب ہوا یہودیت بشمول دین نو و نصرانیت باستثنائے تعلیمات سینٹ پال ✤

لیجئے اچھی فضیلت نکلی۔ لیٹنر صاحب سمجھتے ہیں کہ سینٹ پال کی تعلیم اصل مسیحی دین کی تعلیم نہیں۔ اصلی مسیحی دین وہ ہے۔ جو محمد صاحب نے بیان کیا۔ شاید انکی مراد تعلیم شبہ لہم سے ہے۔ کیا مسیح کے مرنے اور جی اُٹھنے کا بیان سینٹ پال کی تصنیفات کے علاوہ دیگر رسولوں کی تصنیفات میں نہیں ہے کیسا جھوٹ ہے۔ کہ جس بات پر دین کی بنیاد ہے۔ اُسکو تو رد کیا جاوے۔ اور ورطۂ تسلیم میں غرق کیا جاوے۔ زیادہ بیان لکھنا کیا ضرور انجیل پڑھنے والے جانتے ہیں۔ کہ سینٹ پال نے الہام سے وے باتیں تحریر کیں۔ جو مسیحی دین کی بنیاد اور اصل ہیں محمد صاحب اور لٹینر جیسے اگر اب خلاف کہیں تو کیا؟

کہیں خاک ڈالے سے چھپتا ہے چاند

صفحہ ۸ سطر ۱۸ "محمد صاحب نے کبھی اپنی معصومیت کا دعوےٰ نہیں کیا تھا" ✤

لیجئے آپکے مددگار بھی خوب بولے۔ محمد صاحب کی عصمت کو رد کر دیا۔ آپ ناحق دعوےٰ عصمت کرتے رہے

آپ کا دعوی معصومیت کا کہاں رہا۔ مثل مشہور گوہ چپت بس ہو چکی نماز مصلیٰ اُٹھائیے۔ اچھے مددگار کا سہارا ڈھونڈا۔ جو جڑ ہی کاٹنے کو کھڑے ہوئے۔ اب کوئی معصوم پیشوا اور سچا شفیع ڈھونڈو۔ کیونکہ محمد صاحب کی گنہگاری شفیع ہونے کی مانع ہی +

صفحہ ۱۱ سطر ۱۲ جس غلامی کے بارہ میں عیسائیوں کا مسلمانوں پر جاہلانہ اعتراض ہی۔ اُس کے لئے محمد صاحب نہایت مساعی تھے +

جسقدر ترقی غلامی کو محمدی مذہب نے دی ہی۔ کبھی نہیں ہوئی۔ آج تک دیکھ لیجئے۔ کہ سوائے محمدی ملکوں کے کہیں بھی غلاموں کا بیوپار ہوتا ہی۔ کیا یہہ صریح جھوٹ نہیں۔ اب بھی ہزاروں غلام محمدی ملکوں میں فروخت ہوتے ہیں۔ یہہ محمد صاحب کی مساعی کا نتیجہ ہی۔ دروغ گویم برروے تو اسکو کہتے ہیں۔ سلطان روم کی حرم کے واسطے کسقدر لونڈیاں خریدی جاتی ہیں +

۱۲ و ۱۳ صفحوں میں روزہ حج خیرات وغیرہ کا تذکرہ ہی۔ اور اُسکی خوبیاں بیان کی ہیں۔ جو فضول ہیں۔ اُنکا جواب پادری ٹھاکر داس صاحب دینگے +

صفحہ ۱۴ سطر ۱ علی العموم تمام مسلمانوں کو ایک ہی بی بی ہوا کرتی ہی۔ یہہ زیادہ تر تعلیمات دین محمدی کی وجہ سے ہی +

کیا ہی راستی ہی۔ محمدی ملکوں اور عیسائی ملکوں کو دیکھا جاوے۔ کہ کہاں عورتوں کی مٹی پلید ہی۔ اور دین محمدی کا کیا نتیجہ ہی۔ دین محمدی ہی نے زیادہ تر کثرت ازواج کو رواج دیا۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ ایک بی بی محمدی دین کا نتیجہ ہی۔ جو واقعات اور تواریخ کے بالکل خلاف ہی۔ اور آپ لاثانی فاضل گنے جاتے ہیں۔ مگر جب دین سے تعلق نہیں تو فضیلت کس کام آویگی یہہ ایک صریح راستی کا انکار ہی +

صفحہ ۷ سطر ۷ محمد صاحب نے عورت کو کسی مالک کی ملکیت بن جانے سے نجات دی +

تب ہی تو قرآن میں لکھا ہی۔ کہ عورتیں تہماری کھیتی ہیں۔ چلو۔۔۔ الخ

اس سے بڑھکر مغالطہ کیا ہوگا۔ مدعی تو بازار میں کھڑے کرکے عورت کو بیچ دیں۔ اور گواہ خلاف واقعہ بیان کرکے اُنکی حمایت کریں۔ آج کل محمدی ملکوں کی صورت دیکھ لیجئے جسقدر بیقدری عورات کی محمدیوں میں ہی کہیں سُنی نہ ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب کی حمایت کہاں تک آپکی مددگار ہوگی۔ یہہ اور ایسی باتیں بیچارے سیدھے سادھے ناواقف عیسائیوں کو صرف دھوکا دینے کی غرض سے ہیں بعض جگہ ڈاکٹر صاحب نے محمدی ممالک کو عیسائی ممالک پر فضیلت دی ہی۔ تعجب ہی کہ ڈاکٹر صاحب قسطنطنیہ جیسے شہر میں رہے۔ پھر بھی ناواقف ہی رہے۔ عیسائی ملک کو تو آپ الگ رہنے دیں۔ کسی بیدین و بُت پرست ملک میں بھی ایسی ظاہراً خلاف فطرت بُرائیاں نہیں جیسی قسطنطنیہ میں۔ وہاں سر بازار لونڈے بازی ہوتی ہی اگر کوئی حمام میں غسل کرنے جائے تو لونڈا ساتھ دیتے ہیں کیا یہی محمدی ممالک کی فضیلتیں ہیں۔ راستی کے خلاف بیان ایسا سفید جھوٹ۔ لوگوں کو بلکہ عوام ناواقفوں کو دھوکا دینا۔ یاد رہے اِن باتوں کا جواب دینا پڑیگا اگر کوئی خوبی دین محمدی کی تھی۔ تو بیان کرتے۔ کہ کیونکر انسان گنہگار نجات پا سکتا ہی۔ مگر یہہ کہاں سے نکالیں۔ دین محمدی میں نذارد +

کثرت ازواج کی بابت جو محمد صاحب پر اعتراض ہی۔ اُس کا جواب ڈاکٹر صاحب یوں دیتے ہیں +

صفحہ ۹ سطر ۲ بڑھاپے میں اُنکی (محمد صاحب کی) بہت سی شادیوں کی اصلی وجہ احسان اور نیکی پہنچانا تھی۔ اور یہہ کہ اپنے مصیبت زدہ صحابہ کی بیوہ عورتوں کی خبر گیری کریں +

کیا احسان اور نیکی کا یہی طریقہ ہی۔ کہ بیگانی عورتوں کو اپنی عورتیں بنانا۔ مناسب یہہ تھا کہ اُنکی خبر گیری اُنکے گھروں میں کیجاتی۔ اور یہہ بات اصل واقعہ کے بھی خلاف ہی۔ کہ وہ نکاح امداد کی خاطر کرتے تھے صاف ظاہر ہی کہ شہوت رانی غرض تھی بہلا پوچھئے تو کہ عائشہ کسکی بیوہ تھی۔ اور اُس سے شادی کرنیکی کیا ضرورت تھی۔ زینب کسکی بیوہ تھی۔ بیچارہ زید کا گھر اُجاڑ کر اپنا گھر بسایا۔ تواریخ محمدی سے ظاہر ہی کہ ۱۲ عورتیں محمد صاحب کی تھیں۔ مگر اُنمیں سے ایک بھی کسی اصحاب کی رانڈ نہ تھی۔ ہاں تھیں تو سب رانڈیں۔ مگر اِدھر اُدھر سے لی لوائیں۔ ورنہ اگر یہی احسان تھا تو چاہئے تھا کہ جتنی عورتیں لڑائیوں میں رانڈ ہوئیں اُنکو اپنے نکاح میں لاتے۔ یہہ کس طرح ہو سکتا۔ نکاح میں تو وہی آئی۔ جس کا حسن و جمال حضرت کو پسند آیا۔ نفسانی انسان میں جو کچھ ہو سکتا ہی۔ وہ محمد اور عائشہ کی بے موقع عمری سے ظاہر ہی۔ بلکہ خود عائشہ کی حدیثیں اِس بات کی شاہد ہیں۔ اب فرمائے لٹنر صاحب کی نمائش کیا امداد فرما سکتی ہی +

الغرض لکچر صاحب کی باتیں کسی غرض کے بغیر نہیں۔ اور محمدیوں کا اُنپر آسرا دھرنا فضول ہی +

رسالہ کے آخر میں قسطنطنیہ کے مجتہد کا خط بنام لٹنر صاحب ہی۔ اُس میں سب باتیں فضول و بیفایدہ ہیں +

آخر میں ہماری التجا محمدی بھائیوں سے ہی۔ کہ وہ ایسے سہاروں کا تکیہ چھوڑیں جس حال خود محمدیت میں کچھ خوبی نہیں۔ تو اِن گواہوں کی شہادت سراسر آپکے نقصان کا باعث ہوگی۔ نجات کا صرف ایک ہی طریقہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے واسطے تیار کیا ہی۔ اور وہ خداوند یسوع مسیح ہی۔ جو اللہ کا کلمہ مجسم ہو کر دنیا میں آیا۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہی شرمندہ نہ ہوگا

راقم بندہ واعظ

نتیجہ گذرے امتحان یونیورسٹی پنجاب کا

تعداد طلبہ پاس شدہ

نام مدرسہ	بی اے میں: دیسی عیسائی	بی اے میں: دیگر اقوام	بی اے میں: میزان	ایف اے میں: دیسی عیسائی	ایف اے میں: دیگر اقوام	ایف اے میں: میزان	انٹرینس میں: دیسی عیسائی	انٹرینس میں: دیگر اقوام	انٹرینس میں: میزان
سینٹ اسٹفنس کالج دہلی	۱	۶	۷		۱۰	۱۰		۱۵	۱۵
میونسپل بورڈ سکول گورداسپور							۱	۱۴	۱۵
" جالندھر								۷	۷
" لاہور							۱	۲۱	۲۲
سکاچ مشن سکول سیالکوٹ								۶	۶
میونسپل بورڈ سکول ریواڑی								۷	۷
" دہلی								۱۶	۱۶
دیانند انگلو ویدک سکول لاہور					۱۱	۱۱		۲۷	۲۷
مشن سکول گوجرانوالہ								۱۵	۱۵
میونسپل بورڈ سکول لودیانہ								۱۴	۱۴
رندھیر کالج کپورتھلہ								۷	۷
میونسپل بورڈ سکول ہوشیارپور								۸	۸
وکٹوریہ جوبلی سکول جھنگ								۶	۶
میونسپل بورڈ سکول امرتسر و کالج					۵	۵		۲۲	۲۲
" فیروزپور								۵	۵
سنٹرل ماڈل سکول لاہور								۵	۵
یوپی مشن سکول سیالکوٹ								۳	۳
اے بی مشن سکول راولپنڈی								۷	۷
چرچ مشن سکول ڈیرہ اسمٰعیلخان								۷	۷
وکٹوریہ پرائمری سکول "								۶	۶
پرائیویٹ		۳	۳		۱۷	۱۷		۲۶	۲۶
انگلو سنسکرت سکول جیرلی دہلی								۶	۶
مدرسہ اسلامیہ امرتسر								۹	۹
مشن سکول ملتان								۳	۳
" انبالہ سٹی								۲	۲
میونسپل بورڈ سکول بھیرہ								۴	۴
" سیالکوٹ								۳	۳
مہندر کالج پٹیالہ								۲	۲
انگلو عربی کالج دہلی								۳	۳
میونسپل بورڈ سکول ملتان								۱۲	۱۲
انجمن کالج لاہور								۲	۲
بیرنگ ہائی سکول بٹالہ							۲		۲
میونسپل بورڈ سکول گجرات								۴	۴
مشن سکول لودیانہ								۵	۵
" لاہور								۱۲	۱۲
" امرتسر								۱	۱
ایجرٹن سکول بہاولپور					۵	۵		۳	۳
کالیجیٹ ہائی سکول پٹیالہ					۲	۲		۳	۳
مشن سکول پشاور								۵	۵
کرسچن گرلس سکول لاہور							۲		۲
مشن سکول وزیرآباد								۴	۴
مدرسہ چھاؤنی نابھہ								۱	۱
ہائی سکول جہلم								۱	۱
گورنمنٹ کالج لاہور		۲۰	۲۰		۲۴	۲۴			
مشن کالج "		۴	۴	۱	۴۶	۴۷			
میزان (کل ۸ دیسی عیسائی پاس ہوئے)	۱	۳۳	۳۴	۱	۱۳۰	۱۳۱	۶	۳۲۹	۳۳۵
تعداد طلبہ مکاتب و مدارس ممالک مغربی و شمالی و اودہ جو گذرے امتحان یونیورسٹی الہ آباد میں پاس ہوئے۔									
(دیسی عیسائیوں کی تعداد [illegible])	۶	۳۸	۴۴	۹	۲۱۴	۲۲۳	۲۵	۶۳۸	۶۶۳
تعداد طلبہ مکاتب و مدارس ممالک متوسط جو گذرے امتحان یونیورسٹی کلکتہ میں پاس ہوئے۔									
(صرف ایک دیسی عیسائی پاس ہوا)	۱	۱۳	۱۴		۴۴	۴۴		۱۱۰	۱۱۰
میزان کل (۴۹ عیسائی پاس ہوئے جنمیں [illegible])	۸	۸۴	۹۲	۱۰	۳۸۸	۳۹۸	۳۱	۱۰۷۷	۱۱۰۸

نتیجہ امتحان کا دیسی عیسائیوں کی نسبت کسی ملک میں بھی ان چاروں ملکوں میں سے خاطر خواہ نہیں ہے۔ اسطرف دیسی عیسائیوں کو آپ دل سے متوجہ ہونا چاہیئے ✦

راقم صفدر علی از بھنڈارہ

۲۱ جون ۱۸۹۰ء

نئی تحریر اقلیدس کا پہلا مقالہ

جس میں اصلی شکلوں کے علاوہ تشریحات اور دوسو کے قریب نئی شکلیں اور مشقی نتایج معہ اشارات درج کئے گئے ہیں۔

مولفہ

جناب مسٹر جے بی ٹولیس صاحب بی اے
ماسٹر میونسپل بورڈ کالج امرتسر

انگریزی داں شایقین ریاضی سے یہہ امر مخفی و پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ جب سے بابو پی گھوس صاحب بنگالی کی انگریزی اقلیدس نے اشاعت پائی ہے۔ تب سے دیگر اقلیدسیں ٹوڈہنٹر تیس ویوئش اسکے مقابلے میں ماند ومدھم پڑگئی ہے۔ بلکہ انکا رواج بچوں تک موقوف کیا گیا ہے۔ اور انکی بجائے بابو پی گھوس صاحب ہی کی اقلیدس پڑھائی جاتی ہے۔ پی گھوس اقلیدس کو جو اسقدر رونق ومنزلت حاصل ہوئی ہے۔ تو اسکی صاف وجہ یہی ہوسکتی ہے۔ کہ اس میں بہت سے عمدہ اور مفید نوٹ اور تشریح ونتایج معہ اشارات درج کئے گئے ہیں۔ جو دیگر اقلیدس میں بہت کم ہیں۔ اور اس اقلیدس کی خوبی اور حسن بڑے بڑے انگریز فاضل ریاضی دانوں کی نظر میں مقبول ہو چکی ہے۔ اور اس کو طلباء کے لئے بہت ہی پسند کیا ہے چنانچہ اس کا ثبوت ان اسنادسے جو اقلیدس مذکور کے شروع میں منسلک کی گئی ہیں۔ ظاہر وباہر ہوتا ہے۔ اور اس اقلیدس کی جسقدر رونق اور قدر چاہئے وہ پبلک میں بڑے شکر کے ساتھ ادا کی گئی اور جتنی شہرت اسکو چاہئے تھے وہ اسکو حاصل ہو گئی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس مفید اقلیدس سے صرف انگریزی خوان طلباء ہی مستفید ہوسکتے ہیں۔ اور اس بڑے بھاری بھید سے یہی گروہ ماہر وواقف ہوا ہے۔ اردو خوان اصحاب شایق ریاضی جنکو انگریزی نہ جاننے کے باعث صاف طور پر کہنا چاہئے۔ کہ انگریزی زبان کی عدم واقفیت کے سبب ریاضی کی ایک چوتھائی معلومات بھی انکو نصیب نہیں ہوئی ہے۔ وہ ابھی تک سی ام لگ صاحب کے ترجمہ کو ہی بڑی بھاری نعمت عظمی سمجھ بیٹھے ہیں اور اسی کو اپنے امتحان کے لئے کافی شافی سمجھکر ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں۔ اور اسکو اپنے لئے بڑا مفید سمجھتے ہیں۔ انکا ایسا سمجھنا کچھ انکا قصور نہیں ہے۔ بلکہ پی گھوس اقلیدس ہی انکی نظروں میں نہ تو گذری ہے۔ اور نہ یہہ لگ اقلیدس کی فراموشی ہوئی ہے۔ اگر ایسے طلباء اقلیدس کے مضمون میں کمزور رہوں تو جائے تعجب نہیں ہے مگر شکر ہے خدا کا کہ ہمارے دوست جے بی ٹولیس صاحب بی اے نے تین مقالوں کو پی گھوس کی اقلیدس کی طرز پر التزام رکھکر مترتب کرکے امیدواران امتحان مڈل وانٹرنس کی کمی کو پورا کر دیا ہے۔ چنانچہ ہمارے معزز دوست نے بھی مندرجہ عنوان مقالہ میں یہی وجہ لکھی ہے جو کہ ہماری رائے میں بھی بہت شافی کافی ہے اور جس کو ہم بھی ناظرین والاتمکین کی خاطر اس جگہ درج کرنا انسب سمجھتے ہیں + وہوا ہٰذا

ہم نے کئی سال متواتر مڈل سکول کے امتحان میں ممتحن رہکر یہہ معلوم کیا۔ کہ ورنیکلر مڈل سکول کے طالبعلموں کی معلومات علم ریاضی کے متعلق بہت محدود ہوتی ہیں۔ خصوصاً اقلیدس کا مضمون انکے واسطے بالکل سیخ نہیں ہے۔ اور اسی واسطے وہ نئی شکلوں اور نتایج کے حل کرنے میں عموماً قاصر رہتے ہیں۔ کیونکہ اسوقت اردو میں کوئی کتاب تیار نہیں جس سے وہ کافی ذخیرہ حاصل کرسکیں۔ گو یہہ بڑی محنت کا کام تھا۔ مگر ہم نے صرف طلباء کے فایدہ کے لئے اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ نئی تحریر اقلیدس کا پہلا مقالہ تیار ہو گیا ہے۔ اور دوسرا اور تیسرا زیر طبع ہیں۔ پہلے مقالہ میں جو کچھ زیادتی ہوئی ہے۔ اور اسکے مفید بنانے میں جسقدر کوشش کی گئی ہے۔ وہ ناظرین ملاحظہ کرینگے +

مولف کے تجربہ اور واقفیت نے جہانتک مدد کی ہے اور جس قدر محنت اسکی تیاری میں برداشت کی گئی ہے اس سے کامل امید ہے۔ کہ یہہ کتاب مڈل سکولوں کے طلباء کو پورا فایدہ پہنچائیگی۔ اور عام پسندی کی عزت حاصل کریگی +

ہماری رائے میں بھی عالیجاہ مولف نے بڑا کام کیا ہے بہت محنت اور جانفشانی سے اسکو لکھا ہے۔ جس میں ہر ایک شکل اور مشقی نتایج کے ساتھ حل کرنیکے اشارے بھی درج کئے گئے ہیں۔ اور جو قریباً علاوہ تشریحات کے دوسو ہیں اور جو بڑی عرقریزی اور محنت کا کام تھا۔ یہہ مقالہ ہماری نظر سے سرسری طور سے ایک دفعہ گذرا ہے۔ ہم کو کامل یقین ہے۔ کہ مڈل اور انٹرنس کے امیدواروں کے لئے بہت مفید وفائدہ مند ثابت ہونگے۔ بلکہ اگر ہماری ناچیز عرض وگذارش کو ہمارے بیدار مغز منصف فراج جناب کرنل ھالرائڈ صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب منظور فرماویں۔ تو بجائے لگ اقلیدس کے جو مدارس وسطی میں اسوقت تک رایج ہے۔ اور جو اس نئی اقلیدس کے مقابلے میں کچھ بھی حقیقت ووقعت نہیں رکھتی۔ اسی نئی اقلیدس کو مدارس وسطی کے لئے حکماً لازمی مقرر فرمایا جاوے۔ اور اگر ہماری التماس اس طرح قبول خاطر نہ ہو۔ تو حضور ممدوح الاوصاف چند واقف کار ریاضی دانوں خصوصاً جنکے ساتھ اس مضمون میں اعلی تجربہ ہو۔ انکے ملاحظہ شریف سے گذاری جاوے۔ اور بعد میں انکی رائے باصواب طلب کیجاوے۔ پھر دیکھیں کہ انکی عالی رائے کا کیا عمدہ نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ انکو چار ناچار اور بے اختیار اس نادر وبے نظیر اقلیدس کی نسبت یہی رائے دینی اور قایم کرنی پڑیگی۔ کہ وسطی مدارس کے طلباء کے لئے اس کا مقرر کرنا عین لازم ہے۔ اور سچ تو یوں ہے۔ کہ قبل ازیں ایسی اردو اقلیدس راقم کے مطالعہ سے نہیں گذری۔ ہاں ہمارے دوست جناب مولوی محمد حسن صاحب کا حال تو ہم کو معلوم نہیں کہ شاید انکے مطالعہ سے کوئی اس طرز کی اقلیدس گذری ہو

کیونکہ وہ فن ریاضی میں ایک وسیع معلومات رکھتے ہیں۔ اُمید واثق ہی۔ کہ وہ بھی اس پر مفصل رائے ظاہر فرماوینگے۔

غرض ہماری رائے میں یہہ نئی کتاب پبلک میں بڑی عزت و وقعت کی نگاہ سے دیکھی جانیکے لائق ہی۔ اور ہمارے محترم و مخدوم دوست کی محنت اور کوشش کی ملک کو بہت داد دینی چاہئے۔ واقعی آپنے ایک ضروری اور عمدہ کام کیا ہی۔ پہلا مقالہ جو چھپ چکا ہی اُسکی قیمت ۵ رہی۔ لیکن اگر کوئی دس جلد سے زیادہ ایک ہی دفعہ خرید ینگے۔ تو اُنسے بحساب ۴ر فی جلد وضع کیجاویگی۔ باقی اخراجات روانگی خریدار کے ذمہ ہونگے دوسرے و تیسرے مقالہ کی ۲ر و ۴ر فی جلد قرار پائی ہی۔ موضر الذکر رسالوں کی قیمت میں بھی بعد طبع ہونیکے اکٹھی جلدوں کے خریدار کے لئے رعایت ملحوظ رکھی جاویگی۔ اور یہہ کتاب مولف عالی وقار سے دستیاب ہو سکتی ہی۔

راقم پبلک کا خادم۔ غلام نبی امرت سری

واقعات اور رائیں

ایک مسیحی صاحب نے ۲۶ جون کے نور افشاں کے ایڈیٹوریل کے اس مضمون کی نسبت کہ "مسیح کے مدعیوں کا مقدم دعوی یہہ ہی کہ ہماری شریعت کے مطابق وہ قتل کے لایق ہی اس لئے کہ اسنے اپنے تئیں خدا کا بیٹا ٹھہرایا اگر کوئی محض آدمی اپنے تئیں خدا یا خدا کا بیٹا ٹھہراوے تو بیشک وہ واجب القتل ہی یہہ کلمہ کفر ہی کہ کوئی انسان اپنے مُنہہ سے کہے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں" یوں لکھا ہی کہ یہودی شریعت کے مطابق اس کلمہ کا کہنیوالا واجب القتل ہی غلط محض ہی"۔ معترض صاحب کو معلوم ہو کہ جس معنی میں یہودی خدا کے بیٹے حسب محاورہ کہے جاتے تھے یا مسیحی اس نام سے کہلا دیں وہ اور بات اور دیگر معنی میں ہی۔ مسیح کے اس قسم کے اقوال اسکی الوہیت پر دال تھے اور ایسا ہی یہودیوں نے سمجھا جس معنی سے مسیح خدا کا بیٹا ہی اگر کوئی آدمی اُس معنی سے اپنے کو خدا کا بیٹا کہے تو بیشک کلمہ کفر ہی معترض صاحب نے اگر ذرا مطلب پر غور کیا ہوتا تو ایسا اعتراض کرنیکی تکلیف نہ فرماتے۔

راجپوتانہ گزٹ کے نامہ نگار ریاست کشن گڈھ سے لکھتے ہیں کہ مولوی شرف الحق نامی یہاں تشریف لائے اور چھیپوں کی مسجد میں فروکش ہوئے۔ مولوی صاحب کے وعظ و نصیحت نے شہر بھر کے مسلمانوں میں دھوم مچادی۔ ایک مسلمان پر جرم شرعی ثابت ہوا مولوی صاحب نے اُسکو دُرّے لگوائے۔ یہہ خبر بابو شام سندر لعل مدار المہام ریاست کو پہنچی۔ بابو صاحب نے حکم دیا کہ مولوی صاحب فوراً کشنگڈھ کی حد سے چلے جائیں۔ اسپر تمام شہر کے اہل اسلام برگشتہ ہوگئے اور جاکے مہاراجہ صاحب والی کشنگڈھ سے عرض کی کہ اگر مولوی صاحب کو نکالا گیا تو ہم سب شہر چھوڑ دینگے۔ مہاراجہ صاحب نے اُنکو تسلی دی اور مولوی صاحب کے اخراج کا حکم منسوخ فرمایا۔" گزٹ مذکور لکھتا ہی کہ "مولوی صاحب کو بھی زمانہ اور وقت کو دیکھ کر شرعی حد قایم کرنی چاہئے"۔

اجمیر کے رسالہ ویدک وجی پتر کے مالک صاحب پر لاہور کے افسر ورلڈ سماج یعنی برہمادی اگنی ہوتری صاحب نے نالش ازالہ حیثیت عرفی کی ہی۔ اس میں اگنی ہوتری صاحب کی نسبت جو کچھ لکھا گیا تھا ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا مقدمہ لاہور میں ہوگا کیونکہ اگنی ہوتری صاحب شہادت پیش کرینگے کہ پتر مذکور لاہور میں بھی پڑھا جاتا ہی۔

ہندوستان میں لیڈی ڈفرن فنڈ کو قایم ہوئے ساڑھے چار برس ہوچکے ہیں۔ اس عرصہ میں اسکی دس شاخیں مختلف صوبجات میں قایم کی گئی ہیں۔ ۱۵ لاکھ روپیہ لیڈی ڈاکٹروں کے لئے ہسپتال وغیرہ بنانے میں خرچ کیا گیا ½ ۱۶ لاکھ روپیہ اخراجات کے واسطے بینکوں میں جمع ہی۔ بیس لیڈی ڈاکٹر اس فنڈ کے متعلق تعلیم ڈاکٹری پاتی ہیں۔ اور جن عورتوں کا علاج کیا گیا اُنکی تعداد دو لاکھ بیان کی گئی ہی۔

عالم محویت کی نظیروں میں سے ایک بھاری نظیر یہہ ہی کہ ایک شخص پولیس سٹیشن کو اپنے گھوڑے کے سرقہ کی رپورٹ کرنے گیا جسپر وہ واقعی سوار تھا۔ اسکی اصل کیفیت یہہ ہی کہ ایک سوداگر ۱۲۵ گھوڑے میسرز کک کمپنی کے واسطے لایا۔ جب وہ پرنسپ گھاٹ کلکتہ پہنچا تو ۳۰ یا ۴۰ گھوڑے ڈر کر بھاگ گئے۔ مالک فوراً ایک گھوڑے کو لگام دیکر اسپر سوار ہوکر اُنکو جمع کرنیکی فکر میں ہوا۔ مگر ایک گھوڑے کا پتہ نہ ملا۔ آخرش وہ پولیس سپرنٹنڈنٹ کیطرف دوڑا جسنے کہا کہ آؤ ہم اس معاملہ کو سمجھیں کتنے گھوڑے وصرم تلا کے اصطبل میں ہیں "جبکا شمار ۱۲۵ تھا"۔ اور اب گارڈن ریچ میں کتنے ہیں "چالیس" بیشک ایک کم ہی۔ مگر یہہ تو فرمائیے کہ آپ کس پر سوار ہیں اسپر رپورٹ کنندہ سخت نادم ہوا کیونکہ یہی گھوڑا تھا جسکے واسطے تمام قصبہ اور مضافات ڈھونڈھ مارا اور آخرش پولیس تک خبر پہنچائی۔

گذشتہ ہفتہ میں متصل سٹیشن پھلیرہ علاقہ جیپور ایک سخت واردات خونریزی وقوع میں آئی۔ یعنی مسماۃ ... و کالو قوم میراثیوں نے بطمع زیور چار نوجوان عورتوں کو جنگل میں بضربات تلوار قتل کر ڈالا جو تڑپ تڑپ کر مرگئیں اور ایک آدمی کو زخمی کیا۔ مجرم فوراً بھاگ گئے مگر کالو اتفاقیہ حکومت پربت سر میں گرفتار ہوا ہی۔ مقدمہ زیر تحقیقات ہی۔

پوکرن مارواڑ میں بارش اچھی ہوگئی جس سے تالاب رام دلیسر و سالم ساگر لبریز ہوگئے۔ چار روز ہوئے کہ مسمی شنکر داس مہاجن کی عورت سرشام آتما میں اپنے مکان میں بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک طایر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ وارث بھوت پریت کے آسیب ...

بیان کرتے ہیں مگر ڈاکٹر صاحب کی تشخیص سے یہہ واقعہ بباعث زیادتی گرمی ہونا ظاہر ہے۔ کیونکہ متوفیہ کے مُنہہ سے خون جاری تھا +

ضلع لاہور میں قتل کی وارداتیں ترقی پر ہیں نکا زیادہ تر حصّہ ماجھے میں وقوع پذیر ہوتا ہے جہاں کے سکھ مشہور رونگہ باز ہیں۔ ضلع لاہور کے ماجھے والے حصّے میں جسقدر خون ہوتے ہیں۔ وہ پشاور اور کھاٹ کی تعداد سے ہرگز کم نہیں +

صاحب پیسہ اخبار نے ۲۷ جون بعنوان "اسباب ترقی و تنزل مسلمانان" یہہ امر تسلیم کرکے کہ گو زمانہ سابق میں مسلمان اعلیٰ علیین تک پہنچ چکے ہیں لیکن ہم ہیچکارہ تو اب اسفل السافلین کو پہنچ گئے ہیں۔ مولوی احمد شفیع صاحب تحصیلدار پنڈی گھیپ کا ایک اشتہار شایع کیا ہے کہ جو شخص اس مضمون پر اچّھے یعنی جواب مضمون (خواہ کسی زبان میں ہو) سب سے عمدہ لکھیگا اسکو پانچ سو روپیہ اور درجہ دویم والے کو دو سو پچاس روپیہ انعام ملیگا۔ اس کام کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہیں۔ مجوز صاحب پہلے پچاس روپیہ خود چندہ دینا چاہتے اور چالیس خیر خواہان قوم سے پچاس پچاس روپیہ چندہ طلب کرتے ہیں۔ اسکے خزانچی وصلاح کار سر سید احمد خان صاحب بہادر کو بنانا چاہتے ہیں۔ دیکھیں اچّھے نویس اس امر میں کہ مذہب اسلام کو مسلمانوں کی ترقی و تنزل میں کچھ دخل تھا یا ہی کیا لکھتے ہیں۔ ایڈیٹر پیسہ اخبار لکھتے ہیں کہ کیا وہی معاملہ نہیں کہ جسپر علیگڈھ کے بزرگ نائیٹ نے ایک سال پیشتر اس صورت میں لاکر انعامی مضامین لکھوانے کی کوشش کی تھی کہ مسلمانوں کے بچے علوم دینی کی تعلیم کے لئے کیوں غبی اور کودن ہو جاتے ہیں؟۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اچّھے نویس ضرور اس کلام پر بھی کچھ غور کرینگے جو کسی قوم کے منجملہ اسباب تنزل ایک بڑا سبب ہے "صداقت گروہ کو سرفرازی بخشتی ہے پر گناہ قوموں کی رسوائی ہے"۔ امثال ۱۴ باب ۳۴ +

یونیٹڈ سٹیٹس (امریکہ) میں محتاجوں کے لئے بڑی فکر اور دردمندی ہے۔ گونگوں اور بہروں کے لئے ۱۲۴ پناہ گاہیں ہیں جنمیں ۳۴۰۰۵ گونگے اور بہرے ہیں۔ اندھوں کے لئے ۳۰ پناہ گاہیں ہیں جنمیں ۴۱۲۸ اندھے ہیں۔ مجنوط الحواسوں کے لیے ۱۱ پناہ گاہیں ہیں جنمیں ۷۸۱ المجنوط الحواس ہیں۔ علاوہ اسکے اور بہت ذریعہ ہیں جس سے غریبوں اور مصیبت زدوں کی مدد اور دستگیری کی جاتی ہے۔ لازم ہے کہ اسلامی ممالک اور ہندو وغیرہ قوم اِن باتوں میں بھی عیسائی ممالک کی تقلید کریں +

ایک پادری صاحب حساب کرکے بتاتے ہیں کہ سو برس کے عرصہ میں پروٹسٹنٹوں کا شمار چوگنا بڑھ گیا ہے اُنکا شمار سو برس پہلے ۳۷۰۰۰۰۰ تھا لیکن اب ۱۳۴۰۰۰۰۰ ہے۔ رومن کیتھولک کا شمار دوگنا بڑھا۔ اُنکا شمار ۸۰۰۰۰۰۰ تھا اب ۱۶۳۰۰۰۰۰ ہے +

ہندوؤں میں دستور ہے کہ جب لڑکی اپنے شوہر کے گھر جاتی ہے تو زیادہ تر نظر بند رہتی ہے اور اُن ہی مستورات سے بات چیت کر سکتی جو رشتہ میں ہوں۔ اگر رشتہ دار عورتیں نہ ہوں تو اسکو گویا ایک قفس میں زندگی کاٹنا پڑتا ہے۔ حال میں بردوان کیطرف ایک لڑکی خودکشی کرکے مرگئی کیونکہ قفس میں اسکی زندگی تلخ تھی +

سلطان روم کے دربار میں بہت بے مصرف لوگ بھرے ہوئے تھے جنکا کام صرف یہہ تھا کہ بازاری افواہیں پیش کرکے سلطان کے دل و دماغ کو پریشان کریں۔ کہتے ہیں کہ سلطان نے ایسے بہت شخصوں کو اپنے دربار سے علیحدہ کر دیا ہے +

ایک ڈاکٹر صاحب جنہیں چالیس برس سے ڈاکٹری کا تجربہ ہے فرماتے ہیں کہ ہزاروں لڑکے اِس بے احتیاطی کی وجہ سے ضایع ہوتے ہیں کہ اُنکے ہاتھ اور پاؤں کھلے رکھے جاتے ہیں +

پیرس کے ایک ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ چھبیس ۲۶ برس سے میں اِس شہر میں ڈاکٹری کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ اِس عرصہ میں قریب ۲۰۰۰ لڑکے اِس ناقص دستور (کہ ہاتھ کھلے رہتے ہیں) کے باعث قبرستان کو پہنچائے گئے +

اسٹینلی صاحب سیاح افریکہ وہاں کے حالات میں لکھتے ہیں کہ ایک روز دوران گفتگو میں جبکہ وہ اپنے افریکن دوستوں کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے تو اُن میں سے ایک نے اُنسے دریافت کیا کہ "آپ کتنی بیویاں رکھتے ہیں"؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ میری کوئی بیوی نہیں ہے۔ اسپر سب بالاتفاق پکار اُٹھے کہ یہہ کیسا عجیب جھوٹ ہے! اُس مُلک میں بیویوں یعنی کثیر الازدواجی کی یہانتک کثرت ہے کہ وہ لوگ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ وہ کسطرح بغیر بیوی کے رہتے ہونگے۔ کیا اسلامی تعلیم اس مُلک میں جاری ہوکر اس کثیر الازدواجی کو موقوف کر سکتی ہے۔ یا سچی تعلیم؟ +

نصرت الاخبار لکھتا ہے کہ "دہلی کے مولویوں کا یہہ حال ہے کہ کلکتہ بمبئی جونا گڈھ وغیرہ دور کے شہروں میں بلکہ گاؤں اور قصبوں میں بھی جاکر چندہ مانگتے پھرتے ہیں کہ ہم مسجد بنوا رہے ہیں یا مدرسہ جاری کیا ہے حالانکہ نہ کوئی مسجد بنوائی جاتی ہے نہ کوئی مدرسہ ہے وہ خود تو بڑھیوں کی کہانیوں کے سوا کچھ جانتے بھی نہیں۔ مگر جاہلوں کو دھوکا دینے کے لئے جُبّہ اور عمامہ کے مولوی البتہ ہیں ان لوگوں نے مسلمانی کے نام کو اسقدر بدنام کیا ہے کہ جسکا پایان نہیں ہے۔ خدا ایسے مکّاروں کو ہرگز بے سزا دیئے نہ چھوڑیگا" +

نامہ نگار لکھتے ہیں کہ دو ماہ کا عرصہ گذرتا ہے کہ علاقہ تھانہ ڈیرہ نانک کے موضع شکار پور کے قریب نالہ کرن سے ایک عورت کی لاش برآمد ہوئی۔ پولیس نے تحقیقات شروع کی دو مجرم گرفتار ہوئے جو اُس مقتولہ کے بھائی بیان کئے جاتے تھے۔ معتبر شہادتیں بھی گذر گئیں مسل مقدمہ تیار ہوکر دوسرے دن چالان ہونیکو تھا کہ اُن مجرموں کی وہ بہن جسکی نسبت پولیس نے یقین کیا تھا کہ وہ قتل کی گئی ہے تھی آگئی

آموجود ہوئی بیچارے ناکردہ گناہ بری ہوئے۔ پورے مہینے بھر پولیس کا ڈیرہ وہیہ مذکور میں رہا مگر مقتول عورت کے قاتلوں کا کچھ پتہ نہ لگا۔ ہفتہ عشرہ گذرتا ہی کہ تھانہ بٹالہ کے تھانہ دار کی کوشش سے مجرم گرفتار ہوئے۔ یہہ ایک بیوہ عورت تھی جو تھانہ بٹالہ کے کسی موضع میں رہتی اور بیوپار کرتی تھی۔ وہاں کے نمبردار کے بیٹوں نے انکو لوٹ کے قتل کر ڈالا۔ اب گرفتار ہوئے۔ مجرم جُرم سے انتہائی ہیں اپنے کیفر کردار کو پاوینگے ✣

سناتن دھرم ضمیمہ خیرخواہ کشمیر اس خبر پر کہ امریکہ کے مختلف عیسائی سکولوں کے دو ہزار طلبا نے یہہ عہد کیا ہی کہ ہم سکول سے نکل کر اپنی تمام زندگی کو مذہب عیسوی کی ترقی کے لئے وقف کر دینگے اپنے سناتن دھرمیوں سے پوچھتا ہی کہ انمیں ایسے کتنے نوجوان موجود ہیں جو پنجاب کی سبھاؤں کا مکمل انتظام کرنے کے لئے ایک دفعہ بھی دورہ کر سکتے ہیں اسپر آپ لکھتے ہیں کہ "جواب یہہ ہی ملیگا کہ کوئی بھی نہیں" (نورافشاں) بھید یہہ ہی کہ عیسائیوں میں خداپرستی کے لئے ایک غیرت مند خودنثار و سرگرم روح ہی لیکن سناتن دھرمیوں میں نہیں ہی۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا ✣

دھرم جیون ۲۹ جون ناقل ہی کہ منٹگمری سے ایک خوفناک موت کی خبر آئی ہی۔ ایک بوڑھا ہندو ایک لڑکے کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ راستہ میں پیاس لگی۔ لڑکا پانی لایا لیکن چونکہ پانی مسلمان کے ہاں کا تھا لہذا اس بوڑھے نے نہ پیا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ ہائے جھوٹے عقیدے اور خیالات کسقدر انسانوں کی تباہی کا موجب ہوتے ہیں۔ ذات کی ناپاک رسم کے پیرو آنکھیں کھولیں اور سوچیں کہ ایسی بن آئی اموات کا کون ذمہ وار ہی ✣

گمان غالب ہی کہ آیندہ موسم سرما میں ہند کی کلیسیا کے لئے تازگی بخش ایام ہوں۔ ڈاکٹر پنٹیکوسٹ اور ملر صاحبان معہ اپنے ساتھیوں کے ہند میں تشریف لانیوالے ہیں۔ تاکہ مسیحیوں کو اور خاصکر ولایتی مسیحیوں کو جگا کر جنگ عیسوی کے لئے مستعد کریں۔ خداوند کریم ان صاحبان کی کوشش کو کامیابی بخشے ✣

ہردوئی کے قریب ایک شخص نے اپنی نہایت ہی کمسن لڑکی کی شادی ایک نوجوان کے ساتھ کر دی بوجہ کمسنی لڑکی کا گونا نہیں ہوا تھا اور وہ اپنی والدین کے گھر تھی۔ ایک دن لڑکی کے باپ نے اپنے داماد کو ایک خراب عورت کے مکان پر دیکھا اور یہہ کہتا چلا گیا کہ میں ایسے نالایق کو اپنی لڑکی نہ دونگا۔ اس بات کو سنتے ہی وہ نوجوان سید ھا اُس گانوں کو بھاگا چلا گیا جہاں انکی سسرال تھی اور اُس بیچاری لڑکی کو کچھوں میں اکیلے پایا اور مار ڈالا۔ یہہ بچپن کی شادی کا نتیجہ ہی! ✣

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

جرمن میں نو یونیورسٹیوں کے طلبا جنکا شمار تین سو سے زیادہ ہی ایک خاص مدرسہ میں تعلیم پا رہے ہیں تاکہ یہودیوں کے درمیان کام کرنے کے قابل ہوں ✣

فارموسا ٹاپو کے اندھوں کے لئے عیسائی مسافر کی کتاب ایسے حروف میں تیار کی جائیگی کہ وے انکو ٹٹول کر پڑھ سکینگے ✣

ارمینا سے بغاوت عظیم کی خبر آئی ہی جہاں کرد اور ارمینا والوں میں کئی لڑائیاں ہوئیں اور بیشمار آدمی کام آئے ہیں ✣

لنڈن میں تازہ روشنی ایجاد ہوئی ہی۔ نصف پنی خرچ کرنے سے پانسو موم بتیوں کے برابر روشنی کرالو ✣

لنڈن میں حضور قیصرہ ہند کے باورچیخانہ میں ایک شخص مسمی عبداللہ مصطفی ہندوستانی باورچی ملازم ہی اور حضور ممدوحہ کو ہندوستانی کھانے پکا پکا کر کھلاتا ہی اور آپ برغبت نوش فرماتی ہیں ✣

صوفیہ ۲۸ جون پرنس فردینینڈ نے میجر پنیٹزا کی سزائے موت کو منظور کیا جو میجر پنیٹزا کی نسبت صادر ہوئی تھی ✣

بلگریڈ ۲۸ جون۔ آج میجر پنیٹزا اتمام قلعہ والی فوج کی موجودگی میں پھانسی دیا گیا۔ اسنے سزائے موت کو نہایت دلیری سے برداشت کیا ✣

جرمنی خاص ہسپتال مقرر ہوا جو افیون کی عادت چھوڑاتا ہی۔ ایسا ہی ایک ہسپتال روس میں بھی قایم کیا گیا ہی ✣

سائبیریا میں روسی فوجوں کی فراہمی سے چین میں تشویش ہی۔ اسکے جواب میں چین بھاری فوجیں منچوریا میں جمع کرنے لگا ہی ✣

پارلیمنٹ انگلستان کی عمارت عالیشان پر ۴ کروڑ روپیہ صرف ہوا ہی۔ یہہ ۱۸۴۰ء میں از سر نو بنا تھا۔ اسمیں ایک ۱۳ ٹن وزنی گھنٹے کی آواز کوسوں جاتی ہی ✣

زنجبار کے متصل چار عرب بجرم قتل ایک جرمن سوداگر پھانسی دیئے گئے۔ اس جُرم کو سرزد ہوئے ۸ برس ہو چکے ہیں ✣

۱۸۸۹ء میں نہر سویز سے ۳۴۲۵ جہاز گذرے۔ نہر گہری کی گئی ہی۔ کل آمدنی محصول گذر جہازات سے ۹ کروڑ ۹۰ فرانک ہوئی ✣

الہ آباد ۲۵ جون۔ حضور وایسرائے کے دورہ سرمائی کا ابھی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔ مگر اُمید ہی کہ ہز ایکسلنسی اکتوبر کے آخیر میں آگرہ سے روانہ ہو کر راجپوتانہ کیطرف تشریف لے جاینگے ✣

مدراس میں شادی بیوگان کی رسم ہندوؤں میں جاری ہوگئی۔ شادی بیوگان کی مخالفت روز بروز مغلوب ہوتی جاتی ہی ✣

کلکتہ میں دو بنگالیوں کو تین تین ماہ کی قید سخت

ہوئی۔ اُنھوں نے سفر ریلوے میں ایک عورت کو جو اپنے خاوند کے ساتھ دوسرے درجہ کی گاڑی میں سوار تھی بے عزت کرنا چاہا تھا +

دفتر کمسریٹ راولپنڈی کا ایک بنگالی کلارک اس جرم میں ملازمت گورنمنٹ سے برخاست کیا گیا ہو کہ وہ قواعد ملازمت کے خلاف پرائیویٹ تجارتی کام بھی کرتا ہو +

دہلی میں حال میں قریب سات سو آدمی ہیضہ کا شکار ہوگئے۔ شکر ہو کہ پنجاب میں اس مہلک مرض نے انبالہ سے آگے پیش قدمی نہ کی +

علیگڈھ میں بلدیو سب اسسٹنٹ پوسٹ آفس کو ساڑھے سات روپیہ سرکاری غبن کرنیکی علت میں سات سال قید کی سزا ہوئی +

کاٹھیاوار کے پولیٹکل ایجنٹ پر اخبار راج بھگت نے جو الزام لگائے تھے تحقیقات میں جھوٹ نکلے۔ لہذا ایڈیٹر اخبار مذکور کو ۶ ماہ قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی +

مراد آباد میں ایک پولیس کنسٹبل کو بجرم ارتکاب سرقہ ڈھائی سال قید سخت کی سزا ہوئی +

غازیپور میں ایک سکول ماسٹر نے اپنے لخت جگر فرزند صلبی کو بجرم سرقہ زیور میں چالان کرکے قید کرایا +

سورت میں کئی جگہ ریلوے کثرت بارش سے ٹوٹ گئی سخت نقصان جان و مال ہوا۔ درستی لین جاری ہی +

مقام ہوٹری علاقہ سندھ میں ایک مسلمان لڑکے کی انگلی کو سانپ نے کاٹا۔ اُسنے جرأت کرکے فوراً انگلی کو کاٹ ڈالا اور زہر کے اثر سے بچ گیا +

ضلع سورت میں ایک شخص نے تاش کے ایک نکمے ٹکڑے کے تقاضا پر اپنے حقیقی بھائی کو جان سے مار ڈالا +

اجمیر گزٹ یکم جولائی ناقل ہو کہ اجمیر میں پرسوں شب کے ۸ بجے بہ محلہ اجمیری دروازہ اہل اسلام کا ایک جلسہ اسلئے فراہم ہوا تھا کہ پنڈت لیکھرام وغیرہ دیانندیوں پر توہین مذہب کی نالش کرنیکی تجویز کریں جسکا حال آئندہ درج ہوگا +

ہندوستانی فوج کا ایک نن کمیشن مسکٹری اُستاد پنجاب کی دیسی ریاستوں کی فوجوں کو تعلیم دینے کے لئے مقرر کیا جائیگا +

متھرا میں ایک اٹینرمنگ کلب یعنی دورہ کرنیوالوں کا کلب اول ہی دفعہ ہندوستان میں کامیابی کے ساتھ قایم ہوا ہو +

بپتسما کی خبریں

بمقام سرولی ۲۱ جون پادری ابراہیم سالومن نے ایک نوجوان چمار کو اور شاہ آباد میں جو رامپور کے متعلق ہی سات مردوں ایک لڑکے اور دو لڑکیوں کو اور ریتہ میں ۲۲ جون کو نو مردوں چھ عورتوں اور پانچ لڑکیوں کو بپتسما دیا +

بمقام سیان اور دوبارہ پادری ولاور سنگھ نے گیارہ آدمیوں کو اور اصغری میں چار آدمیوں کو اور نور پور میں پانچ آدمیوں کو بتاریخ ۲۱-۲۲-۲۳ جون بپتسما دیا +

بسلی سرکٹ میں چھ مہینے کے عرصہ میں ۱۹۶ آدمیوں کو بپتسما دیا گیا۔ اور بہتونکو نئی پیدائش حاصل ہوئی +

گلگرالہ میں ۱۳ جون کو پادری جیمس جارڈن نے ۱۲ مردوں چار عورتوں اور تین لڑکیوں کو بپتسما دیا +

شاہ آباد میں ۲۴ جون کو پادری شپر صاحب نے ایک ہندو لڑکے کو بپتسما دیا اور پھر ہردوئی میں ۲۸ جون کو ایک ہندو مرد کو بپتسما دیا +

بمقام بہرامپور ضلع گونڈہ ۲۴ جون کو پادری بہادری لعل نے ایک نوجوان برہمن کو جسکی عمر ۲۲ برس کی ہی بپتسما دیا +

تار کی خبریں

برسلز ۲ جولائی انٹی سلیوری کانفرنس کے جنرل ایکٹ پر تمام سلاطین کے نائبوں نے سوائے ہالنڈ کے دستخط کردیئے ہیں۔ اور اس سلطنت کو ۶ ماہ کی مہلت دی گئی +

لنڈن ۲ جولائی آج کمیٹی ملازمت غیر متعہد جسکے سر جان گورسٹ پریزیڈنٹ تھے منعقد ہوئی جس میں ۶ گواہ جو ہندسے رخصت پر وہاں گئے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے مصارف آپ ادا کئے پیش کئے گئے۔ جنکے اظہارات قلمبند کئے جانے کے بعد کمیٹی آئندہ منگل تک ملتوی ہوئی +

بمبئی ۳ جولائی کل مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی بھونگر میں مستغاث علیہم تحقیقات کے واسطے سیشن سپرد ہوئے +

کلکتہ ۳ جولائی اس سال دریاے دمودر پر معمول سے بڑھکر طوفان آئے ہیں۔ جس کے کنارے ہی سیراب نہیں ہوئے۔ بلکہ دور دور کے دیہات نقصان اٹھا رہے ہیں۔ اور بالکل سمندر کا سطح نظر آتا ہی۔ عام لوگوں کی رائے ہو کہ سالہا سال سے ایسے طوفان کبھی دیکھنے میں نہیں آئے +

شملہ ۲ جولائی مسٹر واربرٹن نے اخبار ٹریبیون پر استغاثہ دایر کرنے کے لئے سرکاری طور پر اجازت چاہی ہی۔ جو زیر غور گورنمنٹ پنجاب ہی +

فہرست کتب مصنفہ پادری جی ایل ٹھاکر داس

نمبر	نام کتاب	قیمت بلامحصول	کہاں مل سکتی
۱	اظہار عیسوی	۱۲/	مصنف سے گوجرانوالہ
۲	انفصال الوہیت مسیح	۳/	" " "
۳	محمدی کرامات	۱۲/	" " "
۴	ریویو براہین احمدیہ	۴/	" " "
۵	وید مذہب	۴/	" " "
۶	سیرت المسیح والمحمد	۲/	ریلیجس بک ڈپو انارکلی لاہور
۷	عدم ضرورت قرآن	۵	" "
۸	حکمت الالہام	۴	" " "
۹	مردوں کلیسا کی کہتیں	۲	ڈاکٹر رابرٹ سٹوارٹ صاحب۔ امریکن مشن سیالکوٹ

رسالہ مبشر انجیل

ناظرین نور افشاں کو معلوم ہی کہ یہہ رسالہ کچھ مہینوں سے بند ہی مگر اب کسیقدر نئے پیرایہ میں پھر نکلنے والا ہی۔ اور امید ہی کہ ماہ اگست میں سب اصحاب و احباب کی خدمت میں پہنچیگا۔ اسکے انتظام میں بھی کچھ تبدلات واقع ہوئے ہیں۔ سب صاحبان امورات ذیل کو توجہہ کی نظر سے ملاحظہ کریں +

اولاً اسکا نام بجائے مبشر انجیل کے صرف مبشر ہوگا +

ثانیاً یہہ بطور ضمیمہ نور افشاں نہیں بلکہ علیحدہ ماہواری شایع ہوگا۔ اور اسکی قیمت پیشگی ایک روپیہ سالانہ ہوگی +

ثالثاً زر قیمت و چندہ پاس مسٹر جے بی ڈیلس صاحب ماسٹر گورنمنٹ سکول امرتسر بھیجنا چاہئے اور باقی خط وکتابت کے لئے لفافہ پر ایڈیٹر مبشر بٹالہ ضلع گورداسپور لکھنا کافی ہوگا +

سب معزز و متمول مسیحیوں سے التماس ہی کہ نہ صرف زر قیمت سے بلکہ عطیے سے مدد کریں۔ اور سب خریدار صاحبوں کی درخواستیں ماہ جولائی کے اخیر تک ایڈیٹر کے پاس پہنچنی چاہئیں +

ایم۔ بی عطارد۔ از بٹالہ

اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام بیس سال سے جاری ہی۔ آجکل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہی۔ سالانہ قیمت معہ محصولڈاک مبلغ للعہ (چھ روپے) ہی اور بلا محصولڈاک مبلغ سے (تین روپے) یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے اسکے انتظام میں ترقی ہوگی۔ ایک "روزانہ اخبار عام" شایع ہوگا۔ اُس کی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (۱۲ عہ) ہوگی۔ بلامحصولڈاک (ستے) ایک "ہفتہ وار اخبار عام" ہوگا۔ جسمیں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی اسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (ستے) ہوگی بلامحصول (للعہ) +

یہہ اشتہار اس غرض سے دیا جاتا ہی کہ آج کل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو۔ وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا۔ اور آئندہ جس صاحب کو "ہفتہ وار اخبار عام" یا "روزانہ اخبار عام" میں سے جسکی خریداری کا منشا ہو اس سے مطلع فرمادیں کہ اُن کا نام اسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے +

راقم
مہتمم اخبار عام۔ لاہور

اشتہار

ہم کو ایک کتب فروش کی ضرورت ہی جسکو آٹھ روپیہ مشاہرہ اور چوتھائی حصہ قیمت بکری کتاب میں سے ملاکریگا۔ اگر کوئی دیسی مسیحی کام متذکرہ بالا کرنا چاہے۔ تو وہ اپنے اسناد نیک چلنی اگر رکھتا ہو یا کہ اپنے سٹیشن کے مشنری پادری صاحب کی معرفت میرے پاس درخواست بھیجدیوے۔ اگر اسکو اس امر میں کچھ دریافت کرنا ہو تو براہ راست میرے ساتھ خط وکتابت کرسکتا ہی +

راقم۔ حامد اصحاق خادم الدین
کلیسائے ڈیرہ غازی خان

لودیانہ

شہر میں قریب چھ ماہ سے سو دوں کی برادری میں بابت آتم لال عرف عبد اللہ کی شمولیت کے بڑا بھاری فساد ہو رہا ہی۔ یہہ شخص پہلے ایک سود کا لڑکا تھا جو مسلمان ہوکر سات سال تک مسلمان رہا۔ اب چھ ماہ سے عبد اللہ مذکور کو آجکل کے دیانندیوں نے شامل کرلیا۔ جس پر اولڈ فیشن والے بگڑ بیٹھے۔ اور کمیٹیاں کرنی شروع کردیں۔ مگر بڑے افسوس کی بات ہی کہ اس کمیٹی میں بجائے کسی اصلاح کے جوتی پیزار ہونا شروع ہوگیا۔ اور آج کل حقہ نوشی پر بڑا بھاری تکرار ہو رہا ہی۔ حالانکہ اُنہوں نے برخلاف پارٹی سے خود برتاؤ جاری رکھا ہوا ہی اور اگر کوئی معمولی شخص انہیں سے دیانندیوں کے ساتھ حقہ نوش کراوے تو اُسپر جرمانہ لگانے کو تیار ہوتے ہیں۔ واہ رے اولڈ فیشن والو۔ دیگراں را نصیحت خود را فضیحت۔ مخالف کمیٹی نے اپنی دولت اور سینہ زوری سے عبد اللہ کو شامل کرلیا ہی۔ حالانکہ یہہ شخص سات سال تک مسلمان رہا اور وہ کام کئے جو اہل ہنود کے نزدیک ناپاک خیال کئے جاتے ہیں۔ اب مخالف پارٹی والے پچھتاتے ہیں دیکھئے کیا انجام ہوتا ہی +

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی صاحب مینجر کے اہتمام سے چھپا